لیلیٰ عبدی خجستہ
اُستاد، شعبۂ اُردو
جامعہ تہران، ایران

مرزا فرحت اللہ بیگ کے خاکے کی مقبولیت اور اُس کے اثرات

ABSTRACT

Mirza Farhatullah Baig's pen-sketch, its Popularity and impact.
By Laila Abdi Khajist Research Scholar, Tehran Iran.

It has been a common practice in Persian and Urdu literatures to name one's book after a famous book or a famous verse. Mirza Farhatullah Baig's famous Pen sketch of Nazeer Ahmed Dehlvi became very famous. Keeping in line with the tradition many books of Urdu have been titled under the pattern of Farhatullah Baig's famous pen-sketch. This article represents and evaluates the large numbers of books and pen-sketches written under the influence of Farhatullah Baig's pen-sketch. It also surveys the writings presented on social media and on radio that have also been patterned on the that pattern and style.

بیاورید گر ایں جا بُوَد سخن دانے
غریبِ شہر ، سخن ہائے گُفتنی دارد

(غالبؔ)

مرزا غالب (۱۷۹۷ء۔۱۸۶۹ء) کے اس مصرعے سے ''سخن ہائے گُفتنی'' کے الفاظ، اکثر ادبی اور غیر ادبی کتابوں میں بطورِ دیباچہ لکھے جاتے ہیں۔

قدیم الایام سے یہ روایت رہی ہے کہ کسی مؤلف کی کوئی تالیف جب مشہور ہو جاتی تھی تو دوسرے مؤلفین اس کی تقلید میں کوئی کتاب لکھتے تھے۔ اس کی بہترین مثال سعدی کی گُلستان (تالیف: ۶۵۶ ہجری) ہے۔ مختلف شاعروں نے اس کی تقلید میں کتابیں لکھ کر عنوان بھی اسی کی تقلید میں رکھا ہے۔ مثلاً مولانا جامیؒ نے بہارستان (تالیف: ۸۸۸ ہجری)۔ کبھی ایسا ہوتا تھا کہ کوئی مولف کسی شہرت یافتہ کتاب سے متاثر ہو کر اس کی تقلید میں اپنی کسی کتاب کے نام کا انتخاب کرتا تھا۔ مثلاً: جلال الدین سیوطی (۸۴۹۔۹۱۱ ہجری/ ۱۴۴۵ء۔۱۵۰۵ء) کی شہرۂ آفاق کتاب کا نام المُزہر فی علوم اللغۃ وانواعہا تھا۔ سراج الدین علی خان آرزو (۱۰۹۹۔۱۱۶۹ ہجری/ ۱۶۸۷ء۔۱۷۵۶ء) نے اس کی تقلید میں اپنی بے مثل کتاب کا نام مُثمر (۱۱۶۳ ہجری/ ۱۷۵۰ء) رکھا۔ دونوں ہی کتابیں لسانیات پر ہیں۔

مولانا حالی (۱۸۳۷ء۔ ۱۹۱۴ء) کی کتاب کتابی شکل میں بعد میں شائع ہوئی۔ ابتدا میں اپنے دیوان سے پہلے حالی نے بطور مقدمہ ''مقدمۂ شعروشاعری'' لکھا تھا۔ اس عنوان کے تتبع میں جمیل نظر (۱۹۲۵ء۔ ۱۹۹۳ء) نے مقدمہ سحر وساحری (قارئینِ ادب کی عدالت میں) تالیف کی جوشیوا اکیڈمی (کراچی) سے شائع ہوئی۔(۱)

مولوی عبدالحق (۱۸۷۰ء۔۱۹۶۱ء) نے انجمنِ ترقیِ اُردو، ہند کے رسالے اُردو کے چار شماروں میں: جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر ۱۹۳۳ء میں دہلی کالج کے حوالے سے کچھ مضامین لکھے جو علیحدہ کتاب مرحوم دہلی کالج کے عنوان سے ۱۹۴۵ء میں انجمن ترقیِ اُردو (ہند) کی طرف سے چھپے۔ کئی سال بعد پروفیسر عبدالقوی دسنوی (۱۹۳۰ء۔۲۰۱۱ء) نے اپنی کتاب: مضامین لسان الصدق کے انتساب میں مذکورہ عنوان کو مدّنظر رکھتے ہوئے لکھا: ''انتساب مرحوم کتب خانہ الاصلاح دیسنہ، پٹنہ''(۲)

مرزافرحت اللہ بیگ کا خاکہ

یہ تمہید مرزا فرحت اللہ بیگ (۱۸۸۳ء۔ ۱۹۴۷ء) کے لکھے ہوئے مشہور خاکے ''نذیر احمد کی کہانی، کچھ اُن کی کچھ میری زبانی'' کے ضمن میں باندھی گئی ہے۔ یہ عنوان ابتدائے اشاعت سے لے کر اب تک مختلف اُردو اہلِ قلم کی طرف سے مختلف کتابوں اور مضامین کے عنوانات کے لیے انتخاب کیا گیا ہے ۔ مرزافرحت اللہ بیگ نے (۱۸۸۳ء۔ ۱۹۴۷ء) اس خاکے میں مولوی نذیر احمد (۱۸۳۶ء۔ ۱۹۱۲ء) کی تصویر اُتاری ہے۔ ''مرزا فرحت اس وقت تک عموماً الم نشرح کے فرضی نام سے لکھتے تھے۔ یہ پہلا خاکہ ہے جو آپ کے اصلی اور معروف نام سے چھپا۔ یہ خاکہ مولوی عبدالحق کے اصرار پر لکھا گیا۔ یہ سب سے پہلے انجمن ترقی اُردو ہند کے رسالے اُردو کے شمارہ جولائی ۱۹۲۷ء میں چھپا تھا۔ مضامینِ فرحت کی اشاعتِ اول کے پہلے حصے میں بھی یہ مضمون شامل ہے۔ ان دونوں کا مقابلہ کرتے ہوئے معلوم ہوا کہ مجموعے میں شامل کرنے کے لیے مرزا صاحب نے اِس پر نظرِ ثانی کی تھی۔'' (مرتب: رشید حسن خان، ۱۹۹۱ء، ص:۱۹)۔ یہ خاکہ کئی بار مختلف پبلشرز کی طرف سے چھاپا گیا ہے۔ مثلاً:

۱۔ مولوی نذیر احمد کی کہانی کچھ اُن کی کچھ میری زبانی، (۱۹۵۶ء)، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ۔

۲۔ نذیر احمد کی کہانی کچھ اُن کی کچھ میری زبانی، (۱۹۶۰ء)، اُردو اکیڈمی سندھ، کراچی۔ [دوسری اشاعت: ۱۹۸۷ء]

۳۔ ڈاکٹر نذیر احمد کی کہانی کچھ میری اور کچھ اُن کی زبانی، (۱۹۶۲ء)، مرتب: تنویر احمد علوی، آزاد کتاب گھر، دہلی۔

۴۔ ڈاکٹر نذیر احمد کی کہانی کچھ میری اور کچھ اُن کی زبانی، (۱۹۹۲ء)، مرتب: رشید حسن خان، انجمن ترقیِ اُردو (ہند) ، نئی دہلی، مولوی عبدالحق نصابی سیریز۔ [دوسری اشاعت: ۲۰۰۹ء]

اس خاکے کا انگریزی ترجمہ بھی چھپ چکا ہے:

The Story of Maulvi Nazir Ahmed in His words and Mine, (2008), translated by: Amina Azfar, Oxford University Press, Karachi.

اس عنوان سے ملتے جلتے عنوان کے تحت کچھ اور تحریریں بھی سامنے آئیں، مثلاً: پنجاب کے مشہور اخبار نویس لالہ لال چند فلک (۱۸۸۷ء۔۱۹۶۷ء) نے بندے ماترم بک ایجنسی لاہور سے دو کتابیں شائع کیں جن کے عنوان یوں تھے: (۵) جیل خانہ کی کہانی پولیٹکل قیدیوں کی زبانی (مارچ ۱۹۰۹ء)، یعنی: تلک مہاراج، لالہ لاجپت رائے، مسٹر پال اتھاوے، مسٹر گاندھی، لالہ پنڈی داس، بانکے دیال وغیرہ پولیٹکل قیدیوں کے لکھے یا بتلائے ہوئے جیل کے حالات (۶)۔

ہندوستان کی کہانی مسٹر کیڑ ہارڈی کی زبانی، (سن نامعلوم)، یعنی مسٹر جیمز کیڑ ہارڈی، ممبر پارلیمنٹ اور لیڈر لیبر پارٹی کی تقریروں اور تحریروں کا مجموعہ، جس میں انگریزی حکومت کے نقص درج ہیں۔ نیز اُس میں کیڑ ہارڈی کی سیاحتِ ہند اور سوانحِ عمری مع تصویر موجود ہے (۷)۔

نیز مطبع نول کشور سے یہ کتاب شائع ہوئی:

مہاتما ٹالسٹائے کی کہانی خود، اُسی کی زبانی، یعنی رشی کی مشہور تصنیف مائی کنفیشن کا سلیس و بامحاورہ اُردو ترجمہ، (۱۹۱۷ء)، مترجم: بابو شیو چرن لال مُراد آبادی، نول کشور، لکھنؤ۔ (کتاب کے پہلے صفحے میں ٹالسٹائی کی تصویر شامل ہے) (۸)

فرحت اللہ بیگ کے خاکے کا تتبع

زیرِ تحریر مضمون اس بات پر بحث کرتا ہے کہ مرزا فرحت اللہ بیگ کے جادوگر قلم کے باعث اس عنوان کو بے پناہ پذیرائی ملی۔ البتہ اس کی دوسری وجہ مولوی نذیر احمد کی شہرت یافتہ شخصیت ہے۔ بطورِ ناول نگار اور مترجمِ قرآن کریم وہ بہت معروف تھے۔ چناں چہ آغازِ اشاعت سے لے کر اب تک اُردو کے بے شمار مصنفین نے اس عنوان کا تتبع کیا ہے۔ بعض نے اپنی کتابوں کے عنوان کے لیے اور بعض نے اپنے مضامین کے لیے۔ مثلاً:

اقبال کی کہانی: کچھ میری اور کچھ اُن کی زبانی، (۱۹۵۲ء)، ظہیر الدین احمد الجامعی، اعجاز پبلشنگ ہاؤس، حیدر آباد (دکن)۔

البتہ اکثر مصنفین فرحت اللہ بیگ کے مشہور خاکے کے عنوان کو اپنے موضوع کے مطابق تھوڑا تبدیل کرتے ہیں۔ مثلاً: حالی کی کہانی حالی کی زبانی (مجموعۂ نظمِ حالی)، سن ندارد۔ شمس العلماء مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب ''حالی'' مرحوم کی پندرہ نظمیں جو نواب عماد الملک بہادر مولوی سید حسین صاحب بلگرامی کی فرمائش سے لکھی گئی ہیں۔ بفرمائش شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور در مطبع عالم گیر، الیکٹرک پریس، لاہور با اہتمام حافظ محمد عالم پرنٹر چھپا۔

کتابوں کے عنوان فرحت اللہ بیگ کے تتبع میں:

بعض کتابوں کے اصلی عنوان میں فرحت اللہ بیگ کا تتبع کیا گیا ہے اور ذیلی عنوان میں اس کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔مثلاً: اوروں کی کہانی سُن میری زبانی؛ ترقی پسند ادب پر ایک تنقیدی چوٹ (۱۹۴۴ء)، دیش، دیال پرنٹنگ پریس، دہلی۔

علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی کی کتاب کا عنوان ہے ''نشانی'' ۔کتاب کا فروعی عنوان : الموسوم بہ الاحادیث النبویۃ فی بیان علامات الوہابیۃ المعروف بہ: وہابی دیوبندی کی نشانی حضور نبی کریم رسول اللہ ﷺ کی زبانی۔ (مکتبۂ اویسیہ رضویہ، بہاول پور، سن ندارد)

مرزا عظیم بیگ چغتائی (۱۸۹۵ء۔۱۹۴۱ء) کے ناول کا اصلی عنوان: ویمپائر ہے جس کا اُردو اکیڈمی سندھ نے ذیلی عنوان: ایک پاکباز اور عصمت مآب لڑکی کی بربادی کی دل خراش اور دردناک کہانی رکھا ہے۔ (۱۹۶۸ء، دوسری اشاعت، اُردو اکیڈمی سندھ، کراچی)

بعض ایسی کتابیں ہیں جن کی پہلی اشاعت کا عنوان کچھ اور تھا جب کہ دوسری اشاعت (ایڈیشن) کا عنوان فرحت اللہ بیگ کے تتبع میں رکھا گیا تھا۔مثلاً:

سرسید احمد خان (۱۸۱۷ء۔ ۱۸۹۸ء) کے حالات پر مولانا الطاف حسین حالی نے ایک کتاب حیاتِ جاوید کے نام سے لکھی۔ یہ کتاب اسی عنوان سے سالہا سال مختلف پبلشرز کی طرف سے چھپتی رہتی ہے۔کچھ برسوں پہلے، ضیاء الدین لاہوری (پیدائش: ۱۹۳۵ء) نے اس کتاب کا نیا عمدہ ایڈیشن مرتب کر کے فرحت اللہ بیگ کے تتبع میں اس عنوان کا انتخاب کیا ہے:

سرسید کی کہانی اُن کی اپنی زبانی، (۲۰۰۴ء)، ضیاء الدین لاہوری، جمعیۃ پبلی کیشنز، لاہور۔

حسرت موہانی (۱۸۷۵ء۔۱۹۵۱ء) کی بیٹی نعیمہ بیگم (۱۹۰۷ء۔۱۹۸۷ء) نے اپنے والد کے سوانحی حالات لکھے۔۱۹۵۹ء۔۱۹۵۸ء کے دوران میں انھوں نے کتاب کا مسودہ مرتب کیا تھا جو پہلے پہل حیدرآباد سے شائع ہوا تھا اس وقت اس کا نام ''حسرت گھر کی چار دیواری میں'' متعین کیا گیا تھا۔بعد میں اس کا نام تبدیل کر کے حسرت کی کہانی نعیمہ کی زبانی کر دیا گیا۔ (حسرت کی کہانی نعیمہ کی زبانی، ۱۹۹۰ء، نعیمہ بیگم، مولانا حسرت موہانی میموریل لائبریری اینڈ ٹرسٹ، دوسری اشاعت، کراچی)

ترجمہ شدہ کتابوں کے عنوان فرحت اللہ بیگ کے تتبع میں:

غدر کے مناظر ایک فرانسیسی عورت کی زبانی (سلسلہ غدر کا پہلا حصہ)، (سن نامعلوم)، مترجم: ظفر تابان، تجلّی

پریس، دہلی (۹)۔

خاکوں کے عنوان فرحت اللہ بیگ کے تتبع میں:

دلّی سے دلّی تک: انشائیے، خاکے اور رپورتاژ، (۱۹۶۵ء)، سید ضمیر حسن دہلوی، مکتبہ انجمن ترقی اُردو (ہند)، دہلی۔ اس کتاب میں ایک خاکہ ہے جس کا عنوان ہے: بی عورت کی کہانی بواصداقت کی زبانی ۔

مضامین کے عنوان فرحت اللہ بیگ کے تتبع میں:

خط کی کہانی مخطوطات کی زبانی، ڈاکٹر سید عبداللہ کا مضمون ہے۔ (مشمولہ: نذر رحمٰن، ۱۹۶۲ء، مجلس نذر رحمٰن، لاہور)

خطوط کی کہانی تصویروں کی زبانی؛ مختصر تاریخ خطوطِ قدیمہ، (۱۹۹۷ء)، حصہ اول و دوم، سید احمد رام پوری، رام پور رضا لائبریری، رام پور۔

ایک مثالی معلم کی کہانی ایک شاگرد کی زبانی۔ ڈاکٹر محمد اکرم ندوی (مشمولہ: ماہنامہ الشریعۃ، جولائی ۲۰۰۴ء، الشریعۃ اکیڈمی)

۱۸۵۷ء کی کہانی بڑے بوڑھوں کی زبانی (مشمولہ: معرکہ عظیم ۱۸۵۷ء، مرتب: صدیق الرمن قدوائی، ۲۰۰۸ء، غالب انسٹی ٹیوٹ، دہلی) البتہ یہ مضمون خود انتخاب ہے آغا حیدر حسن مرزا (۱۸۹۳ء۔۱۹۷۶ء) کی اس تحریر سے: غدر کی کہانی نواب حیدر بیگم زوجہ نواب احمد حسن خاں المعروف بہ نواب موسے خان المخاطب مظفر الدولہ کی زبانی)

وطن کی کہانی ندیم کی نظموں کی زبانی، ناہید قاسمی ، (مشمولہ: ماہ نامہ اخبارِ اُردو ، اگست ۲۰۱۲ء، جلد: ۳۰، شمارہ: ۸) ڈاکٹر ناہید قاسمی نے اس مضمون میں احمد ندیم قاسمی (۱۹۱۶ء۔۲۰۰۶ء) کے کلام میں وطنی عناصر دکھانے کی کوشش کی ہے۔

موبائل کی کہانی خود اس کی زبانی۔ از: مولانا عمران پٹیل فلاحی (مشمولہ: ماہ نامہ دارالعلوم دیوبند الہند، اپریل ۲۰۱۳ء، جلد ۹۷، شمارہ ۴)

مختلف اصنافِ سخن کے عنوان فرحت اللہ بیگ کے تتبع میں:

علی گڑھ یونی ورسٹی میں مولانا احسن مارہروی (۱۸۷۶ء۔۱۹۴۰ء) کی سرپرستی میں ہر سال ایک مشاعرہ ہوا کرتا تھا۔ اپریل ۱۹۴۲ء میں ایک مشاعرہ منعقد ہوا تھا جس میں ایک شاعر مولوی ظفر حسن سبزواری بدیوانی نے ایک نظم پڑھی تھی جس کا عنوان تھا: فطرت کی کہانی، عورت کی زبانی (آفتاب، ۲۰۰۳ء، ص ۱۸۶)

السید محمود حسن رضوی کے نعتیہ کلام انوار المحمود المعروف بہ شمع حرم میں ایک مثنوی شامل ہے جس کا عنوان ہے: مناجاتِ ربانی بچوں کی زبانی (۱۹۵۳ء، دوسری اشاعت، ص: ۲۵۷)(۱۰)

اخبارات کے بعض کالم رمضامین فرحت اللہ بیگ کے تتبع میں:

کچھ میری کچھ ان کی اپنی زبانی: ڈاکٹر محمد اجمل نیازی کے کالم: بے نیازیاں (بتاریخ: ۲۳ ستمبر ر ۲۰۱۲ء)

مجید نظامی کی کہانی ان کی اپنی زبانی (روزنامہ دنیا۔ بتاریخ: ۲۷ رجولائی ۲۰۱۴ء)

مختلف موضوعات کے عنوان فرحت اللہ بیگ کے تتبع میں:

معروف واقعات:

آزاد ہند کی فوج کی کہانی کرنل محبوب احمد کی زبانی، ارون سنگھ، (مشمولہ: رسالہ جرنل، شمارہ: ۱۰۵، سال، ۱۹۹۶ء، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ)

۱۸۵۷ء کی کہانی مرزا غالب کی زبانی؛ دستنبو اور خطوطِ غالب کے حوالے سے (۲۰۰۷ء)، مخمور سعیدی، انجمن ترقی اُردو (ہند)، دہلی۔

پاکستان کی کہانی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپاہی کی زبانی، (۲۰۱۶ء)، میجر (ر) امیر افضل خاں، علم و عرفان پبلشرز، لاہور۔

قومی زبان کی کہانی قومی اسمبلی کی زبانی: آئینِ ۱۹۷۳ء، دفعہ ۲۵۱ رکی اڑتیسویں سال گرہ پر خصوصی انتخاب۔ از: چودھری مختار احمد (مشمولہ: ماہ نامہ اخبارِ اُردو، اگست ۲۰۱۱ء، جلد: ۲۸، شمارہ: ۸)

جنگِ ستمبر کی کہانی نوائے وقت کی زبانی (یعنی جنگ ۱۱ر ستمبر ۱۹۶۵ء۔ مشمولہ: اخبار نوائے وقت، بتاریخ: ۱۱ ر ستمبر ۲۰۱۵ء)

کسی معروف ادارے رشہر کی سرگزشت:

آپ بیتی، ایم اے او کالج علی گڑھ کی کہانی میر ولایت حسن صاحب کی زبانی، (۱۹۷۰ء)، سید ہادی حسین زیدی، پبلشر مؤلف، علی گڑھ۔ [میر ولایت حسین: ۱۸۶۲ء۔ ۱۹۴۹ء]

مطبع اودھ اخبار کی کہانی اودھ اخبار کی زبانی، انصار الحسن صدیقی (مشمولہ: ماہ نامہ نیا دور، نول کشور نمبر، نومبر اور دسمبر ۱۹۸۰ء، جلد: ۵۳، شمارہ: ۸۱۹)

مطبع نول کشور کی کہانی منشی نول کشور کی زبانی (مشمولہ: منشی نول کشور حالات و خدمات، ۱۹۸۲ء، مولوی سید امیر حسن نورانی، مکتبہ صبح، دہلی)

مسلم یونی ورسٹی کی کہانی عمارتوں کی زبانی ۱۹۲۰ء تا ۱۹۴۷ء، (۲۰۰۲ء)، افتخار عالم خان، ایجوکیشنل بُک ہاؤس، علی گڑھ، دوسری اشاعت: ۲۰۰۶ء۔

کراچی کی کہانی تاریخ کی زبانی، (۲۰۱۴ء)، کھتری عبدالغفور کانڈا کریا، کھتری پبلی کیشنز، کراچی۔

مذہبی موضوعات:

غیر مقلّدین کی کہانی غیر مقلّدین کی زبانی، (ایک باب کا عنوان ہے تجلّیاتِ صفدر کا، جلد پنجم، مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی، ترتیب تسہیل وتصحیح: مولانا نعیم احمد، مکتبہ امدادیہ، ملتان، سن ندارد)

اسلام کی کہانی شبلی کی زبانی؛ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم شبلی کی تلخیص (سید عطائے مہدی، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، سن ندارد)

قوم کی بیٹی کی کہانی ایک دردمند کی زبانی، عبدالرشید انصاری، زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور، ۱۹۹۶ء۔

دیگر موضوعات:

ایک کہانی چھے ادیبوں کی زبانی (۱۹۴۴ء)، کتب خانہ علم وادب، دوسری اشاعت، دہلی۔ (ایک طویل افسانہ ہے جس کی ہر قسط اُردو کے مشہور ادیبوں کی طرف سے لکھی گئی ہے۔ پہلی قسط مولانا نیاز فتح پوری، دوسری قسط سید علی عباس حسینی، تیسری قسط ل۔ح۔ اکبرآبادی، چوتھی قسط سید سجاد حیدر یلدرم، پانچویں قسط سید امتیاز علی تاج، چھٹی قسط خان بہادر حکیم احمد شجاع)

میاں بیوی کی کہانی سید احمد حسین امجد کی زبانی (نمبر ۱، ۲، ۳، ۴)، اعجاز مشین پریس، تیسری اشاعت، حیدرآباد (دکن)، ۱۹۵۹ء (اس کتاب میں نظم ونثر میں خوشگوار زندگی گزارنے کی تحریر کی گئی ہے)

اُردو کی کہانی شعرا کی زبانی (مناظر عاشق ہرگانوی، نسیم بک ڈپو، لکھنؤ، ۱۹۷۵ء)۔ اس کتاب میں اُردو زبان کے بارے میں مختلف شاعروں کی نظمیں ان کے مختصر سوانحی حالات کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔

لفظوں کی کہانی لفظوں کی زبانی، خالد احمد، مشعل بکس، لاہور، ۲۰۰۴ء۔

امریکی قید خانہ گوانتانا موبے کی کہانی ملّا ضعیف کی زبانی، ترجمہ وخلاصہ: مولانا نافع القدر، کتاب دوست پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۸ء۔

رسولوں کی کہانی قرآن کی زبانی، محمد صدیق تہامی، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء۔

فرحت اللہ بیگ کے عنوان کے تتبع میں جس موضوع پر زیادہ تحریریں لکھی گئی ہیں وہ سوانح عمری ہے:

سوانح عمریاں اور آپ بیتیاں۔ اکثر معروف ادبی، سیاسی، مذہبی اور سماجی شخصیات کے حالات اس عنوان کے تحت مرتّب کیے گئے ہیں۔ مثلاً:

کہانی میری۔۔۔زبانی میری (غالب کی آپ بیتی)، حفیظ عباسی، مجلس اشاعتِ ادب، دہلی، ۱۹۶۸ء۔

ایک درد بھری کہانی سرسید کی زبانی، خلیق احمد نظامی، نظامی ویلا، علی گڑھ، ۱۹۹۱ء۔

ہماری کہانی، میری زبانی، لائبریری پروموشن بیورو، کراچی، ۲۰۰۷ء۔ استاد غنی الاکرام سبزواری سابق

چیئرمین شعبۂ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس، جامعہ کراچی۔ ان کی بیگم نے خاندان اور ریاستِ ٹونک کے نواب کے حالات اور واقعات لکھے ہیں۔ نیز انھوں نے مکہ مکرمہ میں اپنے ستائیس سالہ قیام کے حالات قلمبند کیے ہیں۔

ڈاکٹر ابوالخیر کشفی کی کہانی ان کی اپنی زبانی، سید ایاز محمود (مشمولہ: رسالہ اجرا، کتابی سلسلہ، شمارہ ۳، جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء)

دانی کی کہانی دانی کی زبانی، احمد حسن دانی، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۱ء۔

سینٹر ایس۔ایم ظفر کی کہانی ان کی اپنی زبانی، ساگر پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء۔ نیز: اضافہ شدہ ایڈیشن: ۲۰۱۵ء۔

بعض ایسی کتابوں کے سرورق یا ابتدائی صفحات پر اُس شخصیت کی تصویر کو بھی شامل کیا جاتا ہے جس کی سوانح عمری زیرِ تحریر ہے۔ مثلاً:

شاد کی کہانی شاد کی زبانی؛ خودنوشت سوانح حیاتِ خان بہادر مولانا سید علی محمد شاد عظیم آبادی، محمد مسلم عظیم آبادی، انجمن ترقی اُردو (ہند)، علی گڑھ، ۱۹۶۱ء۔

پیر پگارا کی کہانی: کچھ ان کی اور کچھ میری زبانی، اظہر سہیل، فیروز سنز، دوسری اشاعت، لاہور، ۱۹۸۷ء۔

مولوی سید ہمایوں مرزا صاحب کی خودنوشت سوانح عمری موسوم بہ: میری کہانی میری زبانی، صغرا بیگم مرزا، شمس المطابع مشین پریس، حیدرآباد دکن، ۱۹۳۹ء۔

اس حوالے سے مولانا ابوالکلام آزاد (۱۸۸۸ء۔۱۹۵۸ء) پر کچھ کتابیں لکھی گئی ہیں:

آزادی کی کہانی میری اپنی زبانی سردار عبدالرب نشتر (آغا مسعود حسین، طاہر نیوز ایجنسی، کراچی، سن ندارد)

آزاد کی کہانی اُردو کی زبانی، ابوطالب، غازی آباد پیپلز پرنٹرس، غازی آباد، ۱۹۸۴ء۔

آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی، بہ روایت: عبدالرزاق ملیح آبادی، حالی پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۱۹۵۸ء۔

آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی، بہ روایت: عبدالرزاق ملیح آبادی، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۸ء۔

نصابی کتب

سندھ ٹیکسٹ بورڈ (جام شورو) کی اُردو کی آٹھویں کتاب (۲۰۰۰ء، پہلی اشاعت۔ از صفحہ ۱۲۰ تا صفحہ ۱۲۲) میں ایک سبق کا عنوان یہ ہے: کمپیوٹر کی کہانی اپنی زبانی۔

سماجی ذرائع ابلاغ

فرحت اللہ بیگ کے خاکے کے عنوان نے، طباعت کے میدان کی حدیں پار کر کے سوشل میڈیا اور میوزک کی

حد کو بھی چھولیا ہے۔ ویب لاگ، فورم، فیس بک، ٹی وی کی نشریات میں فرحت اللہ بیگ کا عنوان بہت ہی نمایاں ہے۔ مثلاً: fans کی کہانی ان کی زبانی:(www.india-forums) رتصوف کی کہانی قدرت اللہ شہاب کی زبانی: (www.urduforum.com) ر نشان حیدر کی کہانی نانی اماں کی زبانی ، فوزیہ مغل ، www.urdusukhan.com (بتاریخ:۱۶رستمبر ۲۰۱۲ء) ر پاکستان کی کہانی ایک کارٹونسٹ کی زبانی جس میں تصویریں شامل ہیں (www.urduvb.com) بلکہ ایک ویب سائٹ میں فرحت اللہ بیگ کا عنوان مقامی لہجے میں ڈھل گیا ہے: ''ڈاکٹر Sadand کی کہانی ان کی ہی جُبانی'':(www.funonthenet.in) نیز اُردو میں نشر ہونے والے غیر ملکی میڈیا میں بھی فرحت اللہ بیگ کے خاکے کی شہرت پھیل چکی ہے۔

ایران میں اُردو زبان میں ریڈیو سے نشر ہونے والا مواد:

ہسپانوی نومسلم کے قبول اسلام کی کہانی خود اس کی زبانی: بتاریخ:۲۵ردسمبر ۲۰۱۲ء(www.urdu.irib.ir)

عذرا کی کہانی ایک شامی ڈاکٹر کی زبانی: بتاریخ:۱۹ردسمبر ۲۰۱۳ء (www.abna.ir)

امریکہ میں اُردو زبان میں ریڈیو سے نشر ہونے والا مواد:

پولیو کارکن کی کہانی مرحومہ کے بھائی کی زبانی: بتاریخ:۲۰رفروری ۲۰۱۲ء(www.urduvoa.com)

انگلینڈ میں اُردو زبان میں ریڈیو سے نشر ہونے والا مواد:

جہادیوں کی کہانی خاندان والوں کی زبانی: بتاریخ:۱رفروری ۲۰۱۰ء(www.BBC urdunews.com)

حاصلِ کلام

مرزا فرحت اللہ بیگ کا مشہور خاکہ ''ڈاکٹر نذیر احمد کی کہانی، کچھ اُن کی کچھ میری زبانی'' اشاعت کے ابتدائی زمانوں سے لے کر اب تک اُردو کے مختلف طبقوں میں بے پناہ مقبول اور محبوب ہے اور روز بروز اس کی پذیرائی بڑھتی جارہی ہے۔ ایک طرف سے اصل خاکہ مختلف پبلشرز کے توسط سے چھپتا رہتا ہے دوسری طرف اُردو مصنّفین اس خاکے کے عنوان کے حُسن تتبع میں اپنی کتابوں، مضامین اور کالموں کا عنوان انتخاب کرتے رہے۔ مختلف ادبی، سیاسی، لسانیاتی، سماجی تصنیف کے موضوعات اس عنوان کے ذیل میں تحریر کیے جاتے رہے۔ بس عنوان میں اس طرح تبدیلی کی جاتی رہی کہ تحریر کبھی واحد متکلم اور کبھی واحد غائب کی طرف سے ہوتی ہے۔

حواشی:

(۱) لالہ لال چند فلک (۱۸۸۷ء۔۱۹۶۷ء) پنجاب کے مشہور پولیٹکل شاعر اور اخبار نویس۔ ایڈیٹر ماہ نامہ نظارہ (لاہور)۔ ہندوستان کے سیاسی شخصیات کے افکار کو مختلف اخبارات اور رسائل اور تقریروں سے جمع کر کے ترجمہ و تالیف کرتے تھے۔ ان کی کچھ

تالیفات: خیالاتِ لال جپت ،خیالاتِ تلک ، میری قید کی رام کہانی، خیالاتِ گوکھلے، سوزِ دل، سودیشی تحریک، تقاریر بنیر جی، خیالاتِ سیاجی، خیالاتِ گھوش مضامین ہر دیال، خیالاتِ دادا بھائی، پیامِ فلک۔ ان کی دیگر تصنیف: ۔مہا بھارت بطرزِ ناول۔ (ماخوذ از: پیامِ فلک، ۱۹۱۴ء، ویاس پُسکار، لاہور)

(۶) اس کتاب میں اِن وطن پرست شخصیات کے بیانات نقل کیے گئے ہیں: مہاتما گاندھی (۱۸۶۹ء۔۱۹۴۸ء)/مہاراج تلک (بال گنگادھر تلک (۱۸۵۶ء۔۱۹۲۰ء)/ کے۔ کے۔ تھاولے صاحب اڈیٹر پنجابی/لالہ پنڈت داس صاحب ایڈیٹر انڈیا/ بپین چندر پال(۱۸۵۸ء۔۱۹۳۲ء)ایڈیٹر فرانٹیر ایڈوکیٹ /اسمٰعیل خان/بانکے دیال صاحب /لالہ لجپت رائے (۱۸۵۶ء۔۱۹۲۸ء)/ بابو سر زیندر ناتھ نرجی۔ یہ کتاب تھوڑی ان کی سیاسی ذہنیت کو واضح کرتی ہے:

Heroes of the hour: Mahatma Gandhi, Tilak Maharaj, Sir Subramanya Iyer, (1918),Ganesh & Co, Madras.

(۷) James Keir Hardie(۱۸۵۶ء۔۱۹۱۵ء) اسکاٹ لینڈ کے سیاست دان تھے جو لیبر ممبر آف پارلیمان تھے۔انھوں نے ۱۹۰۷ء میں ہندوستان کا دورہ کیا اور ہندوستان کی خودمختاری کے حامیوں میں سے تھے۔انھوں نے اپنے سفر کے تاثرات اس کتاب میں قلمبند کیے تھے:

India: Impressions and Suggestions , (1909), Publisher B. W. Huesbsch.

(۸) بابو شیو چرن لال مُرادآبادی کی کچھ اور تالیفات: سوانح عمری گوتم بُدھ (انگریزی)/خاتونانِ ہند (اُردو)/تاریخ سرمور پر ایک نظر (انگریزی)/ہماری مُشکلات (اُردو)/سوانح عمری رشی کاؤنٹ ٹالسٹائی اور اس کے خیالات (اُردو)۔

(۹) اصل کتاب ۱۸۵۸ء میں پہلی مرتبہ فرانسیسی زبان میں: De Delhi a Cawnpore: journal d'une dame anglaise ڈاکٹر فیلکس منیارڈ نے FelixMaynard (۱۸۱۳ء۔۱۸۵۸ء) شائع کروائی کی۔ نیز یہ کتاب ایران میں کئی بار چھپ چکی ہے:

سرگذشتِ مسترس ہورتستت خانمِ انگلیسی در ہندوستان، (۱۳۰۴ قمری/۱۸۸۶ء) ترجمہ: اعتمادالسلطنہ حسن بن علی (وزیر تعلیمِ ایران)، دارالمطبع دارالخلافۃ تہران۔ اس کے دیگر ایڈیشنز: سرگذشتِ خانمِ انگلیسی در ہندوستان، مترجم: اعتمادالسلطنہ، مصحح: محمد رضا اَفشاری (۱۳۶۳ شمسی/۱۹۸۴ء)/(۱۳۶۸ شمسی/۱۹۸۹ء)

(۱۰) محمود حسن رضوی، السیّد، انوار المحمود المعروف بہ شمعِ حرم، (اشاعت دوم ۱۹۵۳ء، پبلشر ندارد)۔

مآخذ:

۱۔ آفتاب، صفیہ، علی گڑھ کے بعض مشاعرے ۱۹۲۸ء تا ۱۹۴۷ء تک، حیدرآباد (سندھ): پیراماؤنٹ پرنٹنگ پریس، ۲۰۰۳ء۔

۲۔ بیگ، فرحت اللہ، مرزا، ڈاکٹر نذیر احمد کی کہانی کچھ میری اور کچھ اُن کی زبانی، مرتب: رشید حسن خان، نئی دہلی: انجمن ترقی اُردو (ہند)، ۱۹۹۲ء۔

۳۔ بیگم، نعیمہ، حسرت کی کہانی نعیمہ کی زبانی، کراچی: مولانا حسرت موہانی میموریل لائبریری اینڈ ٹرسٹ، اشاعت دوم ۱۹۹۰ء۔

۴۔ فلک، لالہ لال چند، پیامِ فلک، لاہور: ویاس پُسکار، ۱۹۱۴ء۔

۵۔ نظر، جمیل، مقدمہ سحر و ساحری (قارئینِ ادب کی عدالت میں)، جلد اول، کراچی: شیوا اکیڈمی۔